بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون : ۵ ـ ۸۵۰۵۱

ادارہ تحقیقات اسلامی

شاہ فیصل مسجد ، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵

اسلام آباد (پاکستان)

تار کا پتہ : اسلامسرچ ، اسلام آباد

حوالہ نمبر ________

تاریخ 19 / جنوری 1986 ء

مولانائے محترم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔

میں آجکل مولانا فراہی کی سوانحعمری کا وہ باب لکھ رہا ہوں جس کا تعلق ان کی زندگی کے آخری دور قیام پھر یہا و مدرسۃ الاصلاح سے ہے ۔ اور میرے خیال میں یہ دور مولانا کی زندگی کا سب سے اہم دور ہے ۔ اس دور میں علمی کاموں کی تکمیل کے علاوہ مولانا کا سب سے مہتم بالشان کارنامہ مخصوص علمی روایات کے حامل ایک تعلیمی ادارے کا قیام و استحکام ہے ۔ میں نے جو ادوار کی تقسیم کی ہے اور واقعاتی اعتبار سے جو بالکل صحیح ہے یہ دور اور یہ باب 1919 سے 1930 تک کے حالات و واقعات کو متضمن ہے ۔ 1919 میں حیدر آباد سے واپس آنے کے بعد ہی مولانا نے مدرسۃ الاصلاح کو اپنی توجہ کا مرکز قرار دے کر خود کو اس کی اصلاح و ترقی کے لیے وقف کیا ۔ لیکن مدرسہ کے ساتھ ان کے تعلق کی ابتداء اس سے بہت پہلے 1910 ء میں نائب ناظم اور پھر ناظم کی حیثیت سے ہوگئی تھی ۔ مدرسے کے دفتری ریکارڈ خاصکر رجسٹر کاروائی سے علوم ہوتا ہے کہ مدرسہ کے قواعد و ضوابط وضع کرنے کے لیے نیز مدرسے کا نظم و نسق درست کرنے کے لیے پہلا جلسہ 12 جولائی 1910 کو ہوا جس کی صدارت مولانا فراہی نے کی ۔ اسی جلسے میں مولوی شفیع صاحب کو مدرسے کا ناظم مقرر کیا گیا مگر ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بوجہ علالت مولوی شفیع صاحب ناظم کی ذمہ داری کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے اس لیے مولانا حمید الدین صاحب قائمقام ناظم کی حیثیت سے ان کی جگہ کام کریں گے ۔ یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا اس کے بعد 23 جون 1912ء کے جلسہ انتظامیہ میں مولانا کو باقاعدہ ناظم منتخب کیا گیا اور مولوی شفیع صاحب سابق ناظم کو آئندہ کے لیے امین (معتمد مال) مقرر کیا گیا ۔ اس کے بعد مولانا زندگی بھر مدرسہ کے ناظم رہے ۔ یوں مدرسے کے ساتھ مولانا کے تعلق کی مدت 1910 سے 1930 ء تک کل 20 سال بنتی ہے ۔

مدرسے کے قدیم رجسٹر داخلخارج سے علوم ہوتا ہے کہ آپ 1915 ء میں مکتب کی تیسری جماعت میں داخل ہوئے ۔ طالب علم اور استاد کی حیثیت سے مدرسہ کے ساتھ آپ کی وابستگی کا زمانہ بھی خاصا طویل ہے ۔ اس دور کے حالات و واقعات کا عینی شاہد آپ کے سوا اب کوئی نہیں رہا ۔ میرا ارادہ ہے کہ اس باب کو مکمل کرنے سے پہلے جلد لاہور آؤں ۔ اور اس دور سے متعلق جتنی باتیں آپ کے علم میں ہیں سوالات کرکے ان کو قلمبند کرلوں ۔ یا ٹیپ میں ریکارڈ کرلوں ۔ اس کے لیے طریق کار میں نے یہ سوچا ہے کہ میں روزانہ صبح 8 ـ 9 بجے آپ کے پاس پہنچ جایا کروں اور 12 بجے تک آپ کے ساتھ رہوں ۔ اسکے بعد اپنے ٹھکانے واپس آکر ان تمام علومات کو مرتب کر ڈالوں اور اگلے دن 12 بجے میری واپسی کے بعد آپ ان کو ایک نظر دیکھ کر ان کی توثیق کر دیں ۔ اور اگر کہیں حذف و اضافہ یا ترمیم و اصلاح کی ضرورت ہو تو اس کو نشان زد کر دیں تاکہ اس کی روشنی میں نظر ثانی کرلی جائے ۔ چونکہ 15 ـ 20 سال کی مدت کے حالات و واقعات کا احاطہ کرنا ہے اس لیے میرا اندازہ ہے کہ اس کام میں ہفتہ عشرہ لگ جائے گا ۔ اس باب سے متعلق میں جن نکات اور امور و مسائل پر آپ سے سوالا کروں گا وہ کچھ اس طرح ہوں گے ۔

مدرسۃ الاصلاح کی ابتداء کا پس منظر ۔ ابتداء کب ہوئی ۔ ارتقائی مدارج اور ادوار ۔ مدرسے کا بانی، مدرسے کا ناظم ، مولانا فراہی کا تعلق ، تعلق کی ابتداء ، تعلق کی نوعیت ، مدرسہ کی تاسیس ، تعمیر و ترقی میں مولانا کا حصہ ۔ مدرسۃ الاصلاح کی خصوصیات ، دوسرے عربی مدارس کی نسبت سے مدرسۃ الاصلاح کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ تحقیقات اسلامی

(2)

شاہ فیصل مسجد ، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵

اسلام آباد (پاکستان)

ٹیلیفون : ۵ ـ ۸۵۰۲۵۱

تار کا پتہ : اسلامسرچ ، اسلام آباد

تاریخ ___________

حوالہ نمبر ___________

مابہ الامتیاز مدرسہ کا نصاب تعلیم اور اس میں وقتاً فوقتاً ہونے والی تبدیلیاں ـ مدرسے کے اغراض و مقاصد ، مدرسۃ الاصلاح میں مولانا کے معمولات ، طلبہ کے ساتھ تعلق ، اساتذہ کے ساتھ تعلق ، انتظامی معاملات میں دلچسپی ، تعمیرات میں دلچسپی ، مدرسہ کے لیے ذرائع آمدنی کی تلاش ـ مدرسہ پر مولانا کا درس ـ طلبہ و اساتذہ کی نگرانی ، مولانا نے کبھی طلبہ کو بھی کچھ پڑھایا ـ مولانا کی عام صحت ـ مرض الموت کی ابتداء ـ علاج کے لیے متھرا روانگی ، کون لوگ ساتھ گئے ، کہاں قیام کیا ، آپریشن اور اسکے بعد کی خبریں ـ آپ کی طلبی ـ طلبی کا مقصد ـ ملاقات ـ ملاقات کے وقت گفتگو ـ آپ کے پہنچنے کے بعد کتنے دن زندہ رہے ـ مرنے سے پہلے کوئی وصیت ، نصیحت ـ کس وقت انتقال ہوا ـ انتقال کے وقت آپ کی اور وہاں موجود اعزہ کی حالت ، تجہیز و تکفین ، نماز جنازہ کس نے پڑھائی ـ کہاں دفن کیا گیا ـ کہیں انتقال کی خبر شائع ہوئی ، انتقال کے بعد تعزیت کے پیغامات ، کسی نے مرثیہ لکھا ـ کسی نے قطعہ تاریخ وفات کہا ـ متھرا سے واپسی کے وقت آپ لوگوں کے تاثرات و احساسات کیا تھے ـ

میری کتاب کا ایک باب تلامذہ فراہی ہے جس میں آپ کا نام سب سے نمایاں ہے ـ آپ کے مختصر حالات زندگی فراہی سے متاثر ہونے کی ابتداء کب ہوئی ـ زمانہ طلب علمی میں آپ فراہی سے کس حد تک واقف تھے ـ زمانہ طالب علمی میں ان کی کون کون سی کتابیں آپ نے پڑھی تھیں ـ دوسرے دور میں جب آپ مدرسۃ الاصلاح میں آکر استاد ہوئے ـ آپ کی تنخواہ کتنی تھی آپ کن کلاسوں کو پڑھاتے تھے ، کیا کام آپ کے سپرد تھے ـ مولانا نے آپ کو بلایا یا آپ خود آئے ـ مدرسے میں آپ کی رہائش کہاں تھی ـ مولانا سے کیا استفادہ کیا آپ نے ـ مولانا کا طریق درس کیا تھا ـ آپ کو مولانا نے کیا کیا پڑھایا ـ آپ کے علاوہ دوسرے اساتذہ کون تھے جو مولانا کے درس میں شریک ہوتے تھے ـ ان میں سے کس نے مولانا کے افکار میں دلچسپی لی اور کوئی اثر قبول کیا ـ آپ کی شخصیت کی تعمیر میں کن اشخاص نے کیا حصہ لیا اور اس میں مولانا فراہی کے اثرات کا تناسب کیا ہے ـ

ان دو کاموں کے علاوہ اس دورہ میں میں ایک کام اور کرنا چاہتا ہوں ـ مولانا کے ناتمام مسودات جو اشارات اور یادداشتوں کی شکل میں ہیں لیکن ان کا تعلق علم اور دین کے بہت اہم موضوعات سے ہے ـ اور جن کے بارے میں کبھی آپ کا خیال تھا کہ آپ ان کو مکمل کریں گے ـ ان میں سے ہر کتاب پر آپ ایک مختصر تقریر کردیں جس میں کتاب کے اہم پہلوؤں اور مباحث پر روشنی ڈالی گئی ہو مثلاً موضوع کتاب ، کتاب کس فن سے متعلق ہے اس کے اہم مباحث کیا ہیں ـ اس کتاب کا تعلق مولانا کے اصل فکر سے کس نوعیت کا ہے ـ اس سے یہ فائدہ مطلوب ہے کہ جس کام کو آپ نہ کرسکے ، اسکی ایک حد تک یوں تلافی ہوجائے گی ـ میں نے جب کبھی مولوی بدرالدین صاحب کو ان مسودات کی طرف توجہ دلائی انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ میں پہلی فرصت میں آپ سے مل کر ان مسودات کے متعلق آپ کی تقریریں قلمبند کرلوں ـ اس لیے کہ آپ کے سوا اب ان مسودات کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے والا کوئی موجود نہیں رہا اور آپ کے بعد ان گرہوں کو کھولنے والا کوئی نہ ہوگا ـ یہ سربستہ راز یوں ہی رہ جائے اور یہ عقدہ لاینحل کبھی نہ کھل سکیں گے ـ

میں نے یہ باتیں مختصراً اس لیے لکھ دی ہیں کہ آپ خود کو ذہنی طور پر تیار کرلیں ـ نیز اس کے لیے کچھ وقت بھی نکالیں ـ یہ تو ظاہر ہے کہ اس میں آپ کو خاصی زحمت اٹھانی پڑے گی ـ لیکن کوئی دوسرا چارہ کار نہیں اس تکلیف کو گوارا کرنا ہی پڑے گا ـ اگر میں نے پہلے اس طرف توجہ کی ہوتی تو اب تک یہ کام ہوچکا ہوتا ـ مگر میں خود جس طرح الجھنوں کا شکار رہا اور دوسرے کاموں نے بھی الجھائے رکھا ادھر توجہ کرنے کی مہلت نہ ملی ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون : ۵ ـ ۸۵۰۲۵۱

ادارہ تحقیقات اسلامی

(3)

شاہ فیصل مسجد ، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵

اسلام آباد (پاکستان)

تار کا پتہ : اسلامسرچ ، اسلام آباد

حوالہ نمبر ____________

تاریخ ____________

مضی ما مضی ـ اب اس میں تاخیر والتواء کو راہ دینا میری طرف سے ایسی کوتاہی ہوگی ، ہوسکتا ہے وقت اور حالات اسکی تلافی کی بھی فرصت نہ دیں ـ

شرف الدین احمدی

(شرف الدین اصلاحی)